

## بارہویں تاریخ کے اختلاف کی بالاتفاق وجہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت اقدس کی تاریخ پر اختلاف کا ذکر اکثر وہابی حلقے میں بڑے زور و شور سے جاری رہتا ہے؛ جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ اختلاف خود وہابیہ میں سخت مضطرب و متضاد ہے؛ کوئی کسی تاریخ کو حتمی بتاتا ہے تو کوئی کسی اور تاریخ کو اپنی تحقیق ٹھہراتا ہے؛ مگر اس چیخ و پکار کا حاصل صرف یہ ہے کہ وہ تاریخ کم از کم ”بارہویں“ نہیں۔ حالانکہ یہ محض بے سود اس سے نفس مسئلہ پر تو کوئی اثر واقع نہیں ہوتا البتہ وہابیہ کی محنت ضرور برباد ہوئی؛ یہاں **تین پہلو نمایاں ہیں؛ اول** یہ کہ خود وہابیہ کے بڑے اور سعودیہ کے سڑے بھی اپنی تصانیف میں لکھ گئے کہ جمہور علماء محققین کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ ولادت اقدس کی تاریخ بارہویں ہے؛ تاجدار رضویت حضرت علامہ مولینا مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصانیف میں تمام حوالے نام و نشان کے ساتھ جمع کر کے وہابیہ کے لئے اچھی خاصی شرمندگی کا سامان مہیا کر دیا ہے جسے کتاب مستطاب ”ذکر المحبوب لنظمین القلوب“ کے جدید ایڈیشن میں ہم نے یکجا کر دیا ہے؛ جہاں جمہور علماء محققین کی تحقیق اور ان کا اجماع بھی جلوہ فرما ہے۔ **دوم** یہ کہ اگر وہابیہ کے پاس محافل میلا کے خلاف کوئی حکم شرعی محفوظ ہوتا تو وہ ہرگز اس عیار کی کے ساتھ مکاری کا بازار گرم نہ کرتے؛ کیونکہ بارہویں کے بجائے کسی اور تاریخ کے لئے چیخ و پکار کرنا تو اس شرط کے ساتھ مشروط ہوتا کہ بریلوی حضرات غلط تاریخ کو محافل میلا دمناتے ہیں جبکہ وہابیہ کو اصل تاریخ معلوم ہے لہذا تمام دیوبندیوں پر لازم تھا کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے اور اپنی تحقیق میں جس تاریخ پر اتفاق کرتے اسی تاریخ میں اپنی مساجد و مدرسے اور گھروں میں محافل میلا کا انعقاد کرتے؛ مگر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہابیہ کے گھر اور مساجد اُس تاریخ کو بھی تاریکی میں ڈوبے رہتے ہیں؛ پس معلوم ہوا کہ یہ بھی محض وہابیہ کا بے بنیاد بہانہ ہے اور حقیقت صرف یہ ہے کہ انہیں ذکر ولادت اقدس سے عداوت ہے ورنہ کوئی مسلمان اپنے نبی کی ولادت اقدس کی خوشی میں کبھی مضطرب نہیں ہو سکتا۔ **تیسرا پہلو یہ** نمایاں ہے کہ وہابیہ کو مقاصد شریعت سے بوجہ منافقت و اقیقت نہیں، محض جاہل نادان ہیں یا جان بوجھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور ہر ممکن کوشش مسلمانوں کو وہابی بنانے میں خرچ کرتے ہیں؛ کیونکہ ہماری شریعت میں کسی اہم و اعظم تاریخ پر اختلاف ہونا خود اُس کی اہمیت کو مزید نمایاں کرتا اور مقصود شرع اُس میں بالعموم یہی ہوتا کہ ہر ممکنہ تاریخ یکساں اُسی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے؛ ورنہ جائیں ماہ مبارک رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں عبادت میں بیدار رہ کر مسلمان لیلة القدر کی جس ”ساعت“ کو تلاش کرتا ہے وہ درحقیقت ایک مخصوص تاریخ ہی ہے مگر حکمت الہیہ یہ ہوئی کہ اُسے پوشیدہ فرمادیا باوجود کہ خود قرآن مجید میں اُس کی مدح و فضیلت بیان فرمائی ایک سورۃ خاصہ سورۃ القدر کے نام سے نازل فرمائی، مگر اصل تاریخ ارشاد نہ فرمائی؛ تو اس سے کوئی احتق ہی یہ مراد لیا کہ اب رمضان کی کسی بھی تاریخ میں شب قدر تلاش کرنا فضول ہے (العیاذ باللہ)؛ بلکہ اب ہر تاریخ عشرہ آخر ماہ رمضان کی تمام طاق راتوں کو شب قدر کی نسبت نزاع سے شب قدر ہی کی اہمیت حاصل ہوئی اور ان تمام تاریخوں میں فضیلت و ثواب دائر ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ ساری عیاری و مکاری تو جب چلے کہ وہابیہ کے بہکائے میں آئے سادہ لوح عوام سے پوشیدہ ہوتا کہ عالم اسلام میں صرف بارہویں تاریخ ہی کو میلا کے لئے مخصوص نہیں مانا جاتا بلکہ کامل ماہ مبارک ربیع الاول شریف میں جگہ جگہ محافل میلا کا انعقاد تمام عالم اسلام میں بکثرت جاری رہتا ہے جس سے آنکھ والا ہی نہیں

بلکہ کوئی تاہینا بھی ناواقف نہیں اگر دل کا اندھا نہ ہو؛ بلکہ تمام سال ہر ماہ میں مختلف مواقع پر مسلمانوں کے یہاں محافل میلاد کا انعقاد ہونا کسی عاقل پر اگرچہ نابالغ ہو پوشیدہ نہیں؛ حاصل کلام یہ کہ تاریخ کا اختلاف محض ایک فریب اور اسلام اور روق اسلام کے خلاف ایک سازش ہے؛ اور اسی سازش کی ایک شاخ یہ شوشہ بھی ہے **شیعہ کے بڑے بھائی و ہابی تہرائی** کا جب یہاں بس نہیں چلتا تو بڑی ادا سے کہتے ہیں کہ بارہویں تاریخ تو روز وصال بھی ہے لہذا بارہویں کو جشن ولادت اقدس کی خوشی منانے کا عمل باطل ہے کیونکہ یہ تو ”سوگ“ کا دن ہے حالانکہ یہ شگون پہلے سے بھی بدتر اور مضحکہ خیز ہے ہماری شریعت میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ہر شان میں مسلمانوں کے لئے نعت ہیں اور ہم اپنے مالک و مولیٰ کی رضا میں راضی، معلوم ہوتا کہ **شیعہ** سے سیکھ کر **تقیہ** کیا ہے جی تو **سوگ و ماتم** کی آہ بلند ہے، مگر تماشا تو یہ ہے کہ ان کینہ پروروں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کا بھی دکھ نہیں نہ ہی بارہویں میں ان کے یہاں اس کا کوئی اہتمام بلکہ ان کی روش سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ انہیں درحقیقت ولادت اقدس سے ہی دکھ اور صدمہ ہے، جی تو ذکر ولادت اقدس کے خلاف ہی ہمیشہ شورش برپا رکھتے ہیں، جی تو اسی موقع پر زہر اُگاتا ہے۔ یہ مختصر مضمون جو شخص بھی دیا ننداری کے ساتھ ملاحظہ کریگا وہ بخوبی و بایہ کی عیاری کا ضرور قائل ہو جائے گا؛ اور جسے اب تک یہی نہ معلوم ہو کہ اصل اختلاف تاریخ کا نہیں بلکہ وجہ دشمنی یہ ہے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے دیوبند کی **گستاخانہ عبارات** کفریہ **کلمات** پر گرفت فرمائی اور اُن کا **کفر قرآن** و حدیث اور اقوال فقہاء سے ثابت فرمایا اُن کی مذکورہ عبارتوں کا نام و نشان مسلمانوں پر ظاہر فرمایا جسے اب تک یہی معلوم نہ ہو اُس پر لازم ہے کہ دین و ایمان کے ان ہزینوں کے حملوں سے اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے اُن سے ضرور واقفیت حاصل کرے تاکہ انجانے میں دھوکہ نہ کھائے، ایمان قیمتی متاع اور اُمول نعت ہے اس کی حفاظت میں ہرگز کوتاہی نہ فرمائیں۔

(1) مفتی محمد شفیع دیوبندی، مع تصدیقات علماء دیوبند (2) حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی (3) مفتی اعظم دیوبند عزیز الرحمن عثمانی (4) صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی انور شاہ کشمیری (5) صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی (6) شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند مولوی اصغر حسین؛ اپنی کتاب ”سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ (جسے اشرف علی تھانوی کے حکم سے پہلے خانقاہ امدادیہ دیوبندیہ کے نصاب درس میں شامل کیا گیا) پھر سو سے زائد مدارس دیوبند میں بھی شامل کر لیا گیا؛ نیز تھانوی نے اپنے خاندان کے لئے اسی کتاب پسند کیا اس معتمد دیوبند کتاب کے صفحہ 19 پر ”یوم ولادت اقدس“ کی تحقیق میں تحریر کیا کہ ”ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ (پیر)“ اور صفحہ نمبر 119 پر یوم وصال اقدس کی تحقیق میں تحریر کہ ”(۲) دوسری ربیع الاول“ دوشنبہ“..... (7) مولوی حافظ محمد اسحاق دہلوی رسالہ ”میلاد و وفات“ صفحہ نمبر 11 پر یوم ولادت اقدس کی تاریخ ”بارہویں تاریخ“ ہی تحریر کرتے ہیں۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

امام محمد بن عبد اللہ جزری 630ھ: علامہ یوسف شامی صاحب 942ھ: امام قاضی حسین بن دینار 966ھ: علامہ علی قاری حروی کی 1014ھ: ارشاد فرماتے ہیں :  
 لو لم یکن فی ذالک الا اراغام الشیطان و ادعائ اهل الایمان ☆ ہمیں یہاں کا عمل نہیں مگر شیطان کی تزیل کا سامان اور مسلمانوں کے لئے تقویت ایمان (المورداری صفحہ 15-16)

فقیر محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی